اپنے سینوں کو کینوں سے پاک کیجئیے

اعداد

نیلوفر بنت علی

(طالبۃ:الکلیۃ السلفیۃ للبنات سرینگر کشمیر)

ناشر

سلفی ریسرچ سینٹر خیر پورہ آرونی اسلام آباد کشمیر

سلسلہ مؤلفہ:11

نام کتاب : **اپنے سینوں کو کینوں سے پاک کیجئیے**

مؤلفہ : نیلوفر بنت علی

تعداد اشاعت: 1100

سنہ اشاعت : 2020

مطبع :

ناشر : سلفی ریسرچ سینٹر خیر پورہ آرونی اسلام آباد کشمیر

مقدمه

الحمد لله رب العالمين ،وصلى الله و سلم على عبده و رسوله نبينا محمد و على آله وصحبه أجمعين.

أما بعد!

اللہ تعالی کے نزدیک شرف وفضیلت کا معیار ظاہری افعال واقوال نہیں بلکہ دل کی پاکیزگی اور اس کا صحیح وسالم ہونا ہے۔دور حاضر میں جہاں فتنوں کی بھرمار ہے وہاں دلوں کو فاسد اور خراب کرنے والے امور واسباب کی بھی یلغار پائی جاتی ہے۔یقیناً وہ شخص خوش قسمت ہے جس کا دل مسلمانوں کے تئیں صحیح وسالم ہو۔کیونکہ انسان کے پورے وجود کی اصلاح اور فساد کا دارومدار اس کے دل کی اصلاح اور فساد پر ہے۔یہ مختصر کتابچہ دل کو خراب کرنے والے چند اسباب کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ ان کے علاج کا بھی آسان اور شرعی نسخہ بتاتا ہے۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ اس کوشش کو صرف اپنی رضامندی کے لیے قبول فرما کر اس کے نفع کو عام کردے۔آمین

كتبته

نيلوفر بنت علي

[طالبة العلم:الكلية السلفية للبنات سرينغر]

بندوں کے مابین تعلق کی صفائی کے حوالے سے شریعت اسلامیہ کی حرص: انسان کا اس دنیا میں یا تو اللہ تعالی کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یا مخلوق کے ساتھ۔ شریعت مطہرہ نے اس بات کی ترغیب دی ہے کہ ایک مسلمان اللہ کے بندوں کے ساتھ صاف دل سے تعلق رکھے۔یہ ایک نہایت ہی عظیم عبادت اور بلند اخلاق کا حصہ ہے جس کی یاددہانی کی ہم سب کو ضرورت ہے۔بیماریوں سے پاک اور صحیح و سالم دل کا مالک ہونا اہل جنت کی صفت ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُتَقٰبِلِيْنَ☆﴾

[سورۃ الحجر:۴۷]

’’ان کے دلوں میں جو کچھ رنجش اور کینہ تھا، ہم سب کچھ نکال دیں گے، وہ بھائی بھائی بنے ہوئے ایک دوسرے کے آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔‘‘

بلکہ یہ آپسی محبت اور آئینہ دل تمام مسلمانوں کے لیے صاف رکھنا جنت کی نوید جاں فزا ہے۔اللہ تعالی کے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کا فرمان ہے:

[لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شِئٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوْا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ]

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب: لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون، (۵۴/۹۳))

’’تم جنت میں داخل نہیں ہونگے یہاں تک کہ تم مومن ہو جاؤ، اور تم مومن نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔کیا تمھیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو ایک دوسرے کے

ساتھ محبت کرنے لگو، آپس میں سلام عام کرو۔‘‘

آپ ﷺ نے باہمی محبت کا حکم دیا اور کدورتوں کے زائل اور دور کرنے کا حکم فرمایا۔ دلوں کا صحیح سالم ہونا افضلیت اور بہترین ہونے کا معیار ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا آدمی افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كل مخموم القلب و صدوق اللسان)) ’’ہر صاف دل والا سچی زبان والا۔‘‘

صحابہ نے عرض کیا سچی زبان والا تو ہم جانتے ہیں، صاف دل والا کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

((هو التقي النقي .لا اثم فيه ولا بغي ولا غل ولا حسد))

’’پرہیزگار، پاکباز، جس (کے دل) میں نہ کوئی گناہ ہو، نہ زیادتی، نہ کینہ، نہ حسد۔‘‘

[سنن ابن ماجہ، ابواب الزھد، باب: الورع والتقوی، (۴۲۱۶)]

کینے کا مطلب ہے دل میں ناراضگی رکھنا تاکہ موقع ملنے پر بدلہ لیا جائے۔ یہ بہت ہی مذموم عادت ہے۔ دل صاف رکھنے کے جہاں کئی فوائد ہیں، وہاں اس میں نبی کریم ﷺ کی اقتداء بھی پائی جاتی ہے۔ اللہ تعالی کے حبیب ﷺ اپنی ذات کے لیے کسی سے انتقام نہیں لیتے تھے۔ تمام لوگوں سے بڑھ کر پاکیزہ دل رکھتے تھے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپ ﷺ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

[صحیح البخاری، کتاب الادب، باب: حسن الخلق والسخاء، (۶۰۳۸)]

دس سال کی مدت کافی طویل ہوتی ہے، لیکن یہ آپ ﷺ کے اخلاق رفیعہ ہی ہیں کہ انہوں نے کبھی بھی انس رضی اللہ عنہ کو نہیں ڈانٹا نہ اور نہ ہی کبھی سخت کلامی کی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ

((ما ضرب رسول الله ﷺ شيئا قط بيده ،ولا امرأة ،ولا خادما،الا أن يجاهد في سبيل الله ،وما نيل منه شئ قط فينتقم من صاحبه،الا أن ينتهك شئ من محارم الله ،فينتقم لله عز وجل))

[صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب: مباعدتہ ﷺ للآثام (۷۹/ ۲۳۲۸)]

’’رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو، نہ کسی غلام کو، مگر یہ کہ آپ اللہ کے راستے میں جہاد کر رہے ہوں۔ اور جب بھی آپ کو نقصان پہنچایا گیا تو کبھی (ایسا نہیں ہوا کہ) آپ نے اس سے انتقام لیا ہو مگر یہ کہ کوئی اللہ کی محرمات میں سے کسی کی خلاف ورزی کرتا تو آپ اللہ عزوجل کی خاطر انتقام لیتے۔‘‘

قلب سلیم رکھنے والا شخص ہر حال میں نبی کریم ﷺ کی اقتداء کرتا ہے۔ علاوہ ازیں دل کا پاکیزہ اور صاف ہونا انسان کو اللہ تعالی کی اطاعت بجالانے میں بھی معین ہوتا ہے۔ کئی موقعوں پر ہمیں عبادت اور اللہ تعالی کی اطاعت کے کام بوجھل محسوس ہوتے ہیں۔ اس کی ایک بنیادی وجہ دلوں کا حسد، کینہ، بغض، عداوت کے جذبات اور رنج وملال وغیرہ جیسی قلبی آفات سے بھرا ہوا ہونا بھی ہے۔ اور جوں جوں دل ان آفات سے پاک وصاف ہوتا جائے گا، توں توں انسان عبادات میں لذت، اطمئنان،

اور شرح الصدر محسوس کرے گا۔

دلوں کی پاکیزگی کے جہاں بہت سے فوائد ہیں، وہاں اس میں ایک عظیم فائدہ یہ بھی ہے کہ انسان بہت حد تک زبان کی آفات سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ بہت سے لوگ اپنی زبانوں کو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ باتوں سے اس لیے آلودہ کرتے ہیں کیونکہ ان کے دلوں میں حسد، کینہ اور عداوت جیسے مسموم امراض نے گھر کیا ہوتا ہے۔

☆ **دل کے امراض کے بعض اسباب:** دلوں کو مذکورہ بالا امراض سے آلودہ اور بیمار کرنے والے کئی اسباب ہیں، جن میں سے بعض کا تذکرہ ذیل کی سطور میں کیا جاتا ہے۔

۱: **شیطان:** شیطان انسانوں کے درمیان لڑائی جھگڑے، تنازعات برپا کرنے کا بہت حریص ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وقل لعبادي يقول التي هي أحسن ان الشيطان ينزغ بينهم ان الشيطان كان للانسان عدوا مبينا ۰﴾ [بنی اسرائیل:۵۳]

''اور میرے بندوں سے کہہ دیجئے کہ وہ بہت ہی اچھی بات منہ سے نکالا کریں، کیونکہ شیطان آپس میں فساد ڈلواتا ہے۔ بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔''

لہذا مسلمانوں کے درمیان تنازعات اور جھگڑے برپا کرنا شیطان کا محبوب مشغلہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں:

((ان الشيطان أيس أن يعبده المصلون في جزيرة العرب، ولكن في التحريش بينهم)) [صحیح مسلم، کتاب صفات المنافقین وأحکامھم، باب: تحریش الشیطان (۶۵/۲۸۱۲)]

''شیطان اس بات سے ناامید ہو گیا ہے کہ جزیرۂ عرب میں نماز پڑھنے والے اس کی عبادت کریں گے لیکن وہ ان کے درمیان لڑائی جھگڑے کرانے سے (مایوس نہیں ہوا)۔''

شیطان کے مقاصد فاسدہ میں یہ بات بھی بڑی اہمیت رکھتی ہے کہ وہ اہل ایمان کے درمیان لڑائی جھگڑے پیدا کرتا ہے۔

۲۔ **برے ساتھی اور دوست:** برے ساتھی بھی کئی طریقوں سے قلبی امراض کا باعث بنتے۔ کئی دوست ایسے ہوتے ہیں جو اپنے ساتھیوں کو دوسروں سے انتقام لینے، ان کے خلاف عداوتیں اور رنجشیں پالنے کی ترغیب دیتے ہیں اور اس پر ان کی حوصلہ افزائی بھی کرتے ہیں۔

۳۔ **چغلخوری کرنا:** یہ ایک بہت ہی خطرناک آفت ہے کہ انسان فساد کی نیت سے لوگوں کے درمیان باتیں نقل کرے۔ چغلخور انسان لوگوں کے درمیان عداوت کی آگ بڑھکاتا ہے اور خود دور کھڑا تماشائی بن کر لوگوں کے جھگڑوں کا نظارہ کرتا ہے۔ اس سے بھی دل رنجشوں اور کدورتوں سے بھر جاتے ہیں۔

۴۔ **غصہ کرنا:** انسان کو کئی موقعوں پر اپنے نفس پر قابو پانے کی سخت ضرورت ہوتی ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: مجھے آپ کوئی نصیحت فرما دیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ((لا تغضب)) ''غصہ نہ کیا کر۔'' انہوں نے کئی مرتبہ یہ سوال کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: ''غصہ نہ کیا کرو۔'' [صحیح بخاری (۶۱۱۶)]

شریعت مطہرہ نے بردباری کی ترغیب دی ہے اور غصہ کی جگہوں سے دور رہنے کی تعلیم دی ہے۔ غصے

کے اثرات کبھی بھی قابل تعریف نہیں ہوتے ہیں، نہ ہی قولی اعتبار سے اور نہ ہی فعلی اعتبار سے۔

۵: دنیا کی شدید رغبت: دلوں کے امراض کی ایک بنیادی وجہ دنیا کی شدید لالچ اور دنیاوی مال ومتاع کے حصول کی سرتوڑ کوشش اور مسابقت کرنا بھی ہے۔ دیکھا جائے تو کتنے رشتے کٹ گئے اور کتنی محبتیں نفرتوں کے ایک لامتناہی سلسلے کی شکل اختیار کر گئیں۔ بعض اوقات ایک ہی خاندان کے افراد حتی کہ سگے بھائیوں کے درمیان عداوتیں پروان چڑھتی ہیں، وجہ صرف دنیاوی مال ومتاع کے حصول کی حرص ہوتی ہے۔ عقلمند انسان وہی ہے جو دلوں کو بیمار کرنے والی اشیاء کی معرفت حاصل کر کے ان سے دور رہے۔

۶۔ مذاق کرتے وقت سامنے والے فرد کی رعایت نہ کرنا: مذاق برداشت کرنے کے اعتبار سے لوگوں کی کئی قسمیں ہیں۔ بعض لوگ بغیر کسی ضابطہ کے بہت زیادہ ہنسی مذاق کرنے والے ہوتے ہیں، اکثر وبیشتر ایسے لوگوں کو بعد میں احساس ہوتا ہے کہ انہوں نے لوگوں کے دلوں کو کثرت مزاح کی وجہ سے نفرتوں اور کدورتوں سے بھر دیا۔ لہذا انسان کو چاہیے کہ ہنسی مذاق کرتے وقت بے ڈھنگے پن سے پرہیز کرے، تاکہ وہ اس کے برے انجام سے بچ سکے۔ اللہ کے نبی ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم بھی بعض اوقات ہنسی مذاق کیا کرتے تھے۔

اب جبکہ ہم نے دلوں کو بیمار کرنے والے چند اسباب جان لیے، تو آیئے اب ان قلبی امراض کے ٹھیک ہونے کے متعلق چند الفاظ کو ذیل کی سطور کی زینت بناتے ہیں۔

۱۔ اللہ عزوجل کے لیے اخلاص: انسان اپنے تمام اعمال میں مخلص ہونا چاہیے۔ اللہ کے نبی ﷺ نے

فرمایا: ((**لا يعتقد قلب مسلم على ثلاث خصال الا دخل الجنة، قال: قلت: ماهن؟ قال: اِخلاص العمل لله، والنصيحة لولاة الأمر، و لزوم الجماعة، فاِن دعوتهم تحيط من ورائهم، ومن كانت الآخرة نيته جعل الله غناه في قلبه، و جمع له شمله، و أتته الدنيا و هي راغمة، ومن كانت الدنيا نيته فرق الله عليه شمله، و جعل فقره بين عينيه، ولم يأته من الدنيا الا ما قدر له**)) [سنن الدارمی، المقدمۃ، باب: الاقتداء بالعلماء، (۲۳۵)]

"کسی بھی مسلمان کا دل تین خصلتوں پر اعتقاد رکھے تو جنت میں داخل ہوگا، (راوی ابان) کہتے ہیں کہ میں نے (سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے) پوچھا، وہ تین خصلتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اللہ کے لیے عمل خالص کرنے میں، مسلمان حکام کی خیر خواہی کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنے میں، اس لیے کہ مسلمانوں کی دعا ان کو پیچھے سے گھیر لیتی ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کی ہو، اللہ تعالی اس کے دل کو مستغنی کر دیتا ہے اور اللہ تعالی اس کے بکھرے کاموں کو جمع کر دیتا ہے اور دنیا اس کے پاس خوشی خوشی آتی ہے۔ اور جس کی نیت دنیا کی ہو اللہ اس کے کاموں میں تفریق ڈال دیتا ہے، اور غریبی اور محتاجی کو اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دیتا ہے اور دنیا سے اس کو اتنا ہی ملتا ہے جتنا اس کے لیے مقدر کر دیا گیا ہے۔"

انسان جب اپنے اعمال کو اللہ کے لیے خالص کر دیتا ہے تو یہ اس کے لیے دل کی صفائی اور پاکیزگی کا باعث بنتا ہے۔

۲۔انسان اپنے دل کی طرف خصوصی توجہ دے: بہت سے لوگ ظاہری معاملات کا بہت زیادہ اہتمام کرتے ہیں لیکن اپنے دل کی طرف کوئی توجہ نہیں دیتے، جبکہ انسان کی اصلاح اور فساد کا سرچشمہ یہی دل ہے۔رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: **((الا و ان في الجسد مضغة اذا صلحت صلح الجسد كله واذا فسدت فسد الجسد كله،ألا وهي القلب))**

[صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب: فضل من استبرألدینہ(۵۲)]

''سن لو! جسم میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے، جب وہ درست ہوگا سارا جسم درست ہوگا اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا جسم بگڑ جاتا ہے، سن لو: وہ گوشت کا ٹکڑا دل ہے۔''

لہذا انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے اس دل کا بہت زیادہ خیال رکھے، چونکہ یہ بہت جلدی اور بکثرت پھیر جاتا ہے۔

۳: دعا کرنا: دعا کرنا قلبی بیماریوں کے ازالے کا ایک بہترین سبب ہے۔اللہ تعالی اہل ایمان کے بارے میں بیان فرماتا ہے کہ وہ اپنے رب سے یہ دعا مانگتے ہیں:

﴿ربنا اغفرلنا و لاخواننا الذين سبقونا بالايمان و لا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انک رء وف رحيمo﴾[الحشر:۱۰]

''اے ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ایمان داروں کی طرف سے ہمارے دل میں کینہ (اور دشمنی) نہ ڈال، اے ہمارے رب بے شک تو شفقت اور مہربانی کرنے والا ہے۔''

یہ ایک عظیم دعا ہے جس سے اگلے پچھلے تمام لوگوں کے تعلق سے آئینہ دل صاف اور نفرتیں و کدورتیں زائل ہو جائیں گی۔علاوہ ازیں اپنے مسلمان بھائیوں کو دعائیں دینے سے، خواہ وہ آمنے سامنے ہو یا پیٹھ پیچھے، دل کی رنجشیں دور اور باہمی تعلقات مضبوط ہو جاتے ہیں۔

۴۔قرأت قرآن مجید پر ہیشگی کرنا: قرآن مقدس دل کے امراض کی شفاء ہے۔اللہ تعالی کا فرمان ہے: **﴿يأيها الناس قد جاء تكم موعظة من ربكم و شفاء لما في الصدور و هدى و رحمة للمؤمنينo﴾**[یونس:۵۷]

''اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک ایسی چیز آئی ہے جو نصیحت ہے اور دلوں میں جو روگ ہیں ان کے لیے شفاء ہے اور رہنمائی کرنے والی ہے اور رحمت ہے ایمان والوں کے لیے۔''

یہ قرآن ان تمام آفات اور امراض کی شفاء ہے جو ایک انسان کو لاحق ہوتی ہیں۔تمام بدنی، روحانی اور نفسیاتی امراض کی شفاء قرآن میں ہے۔

۵۔صدقہ کرنا: صدقہ وخیرات کرنا انسانی نفوس کی تطہیر اور تزکیہ کا ایک اہم سبب اور باعث ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے: **﴿خذ من أموالهم صدقة تطهرهم و تزكيهم بها...الآية﴾**(سورة التوبة:۱۰۳)'' آپ ان کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے، جس کے ذریعے سے آپ ان کو پاک و صاف کر دیں گے۔'' لہذا یہ دل کو حسد، حقد، کینہ اور دیگر امراض شنیعہ سے صاف و پاک کرتا ہے، کیونکہ ان امراض کے زائل ہونے کے بغیر نفس کا تزکیہ ممکن ہی نہیں ہے۔اور بھی صدقہ کے کئی

ثمرات ہیں۔

۶۔سلام کو عام کرنا: ہر شخص کو سلام کرنا خواہ ہم اس کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں، تکبر سے سلامتی کا ایک عظیم سبب ہے بلکہ اس کی وجہ سے تعلقات مضبوط ہو جاتے ہیں۔سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((أفشوا السلام تسلموا))** [مسند أحمد: ۱۸۵۳۰]

''سلام عام کرو، تم سلامت رہو گے (یعنی تکبر سے)۔''

نبی کریم ﷺ چھوٹے بچوں کے پاس سے گزرتے تو ان کو سلام کہتے۔ [صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، باب: التسلیم علی الصبیان (۶۲۴۷)]

۷۔ہدیہ وتحفہ دینا: یہ بھی باہمی محبت اور تعلقات کی مضبوطی کا ایک سبب ہے کہ انسان اپنے مسلمان بھائیوں کو تحفے تحائف پیش کرے۔ بہت سی احادیث ہمیں اس بارے میں ملتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اللہ کے رسول ﷺ کو اور آپس میں تحفے تحائف دیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((تهادوا تحابوا))** [الادب المفرد (۵۹۴)]

''ایک دوسرے کو تحفہ وہدیہ دو، (اس سے) آپس میں محبت پیدا ہوگی۔''

اپنے بھائی سے مسکراتے ہوئے چہرے سے ملنا بھی ایک صدقہ ہے۔

۸: اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے خیر اور بھلائی چاہنا: اپنے مسلمان بھائیوں کے تئیں آئینہ دل شفاف رکھنا، ان کے عذر قبول کرنا اور ان کے لیے خیر وبھلائی میں سے وہی کچھ پسندر کرنا جو انسان

اپنے لیے پسند کرتا ہے، دلوں کی سلامتی کا ایک نہایت ہی اہم ذریعہ ہے۔علاوہ ازیں یہ ایمان کی تکمیل کا بھی ایک ذریعہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **((لا يؤمن أحدكم حتى يحب لأخيه ما يحب لنفسه))** [صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب: من الایمان أن یحب---(۱۳)]

''تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مکمل مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لیے بھی وہی کچھ پسند نہ کرنے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہو۔''

حقیقی اخوت یہی ہے کہ انسان نیکی اور خیر وبھلائی کا جو بھی کام کرے تو اس کے دل میں یہ تڑپ ہو کہ یہ خیر اس کی ذات تک محدود نہ رہے، بلکہ اس کے باقی مسلمان بھائی بھی اس میں شریک ہوں۔

مذکورۃ الصدر صفحات کو پڑھنے کے بعد یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ دلوں کی سلامتی اور درستگی کی کئی صورتیں ہیں، اپنے اقارب، تمام مسلمان کی جانب دلوں کو پاک وصاف رکھنے کے ساتھ ساتھ اسلامی ممالک میں مسلم رعیت کو اپنے مسلمان حکمرانوں کے متعلق اپنے دل تمام تر آلائشوں سے منزہ اور پاک رکھنے چاہیے، بلکہ مسلمان حکمرانوں کے خلاف جو دل متنفر ہوئے ہوں ان کی بھی اصلاح اور ان کے دلوں سے یہ نفرت زائل کرنی چاہیے۔ان کے احکامات کو ایجابی نظر سے دیکھ کر انہیں قبول کرنا چاہیے، بشرطیکہ ان میں اللہ تعالی کی واضح نافرمانی نہ پائی جاتی ہو۔

خاتمہ: ان مختصر گذارشات کے بعد یہ آخری بات ذہن میں پوری طرح بٹھا لیں کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے ہمیں لوگوں کے ساتھ حسن سلاک کا مطلق حکم دیا ہے، لہذا ہمیں لوگوں کے ساتھ حسن سلوک کسی بدلے یا معاوضے کو حاصل کرنے کے لیے نہیں کرنا ہے بلکہ صرف اس لیے کرنا ہے

کیونکہ اللہ تعالی نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے اور وہ کسی بھی نیکی کرنے والے کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا ہے۔ یہ اخلاص کی برکات ہیں کہ انسان، لوگوں سے بغیر کسی بدلے کی امید کے حسن سلوک کے میدان میں بہت آگے نکل جاتا ہے۔ اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمیں تمام روحانی، قلبی اور جسمانی امراض سے محفوظ اور سلامت رکھے اور ان اوراق کو لوگوں کے درمیان اصلاح، قرب اور اپنی ذات مقدس کے قریب لے جانے والی محبت و مودت کا ذریعہ اور وسیلہ بنائے (آمین)۔ اِنه تعالى ولي ذلك و القادر عليه

وصلى الله و سلم على عبده و رسوله نبينا محمد و على آله و صحبه أجمعين